



ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL

Available Online: <https://assajournal.com>
 Vol. 05 No. 02. April-June 2026. Page# 271-283
 Print ISSN: [3006-2497](#) Online ISSN: [3006-2500](#)
 Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)



Shari'ah and Ethical Review of Investment in Unstable Currencies: A Research Study in the Context of the Iranian Rial

غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا شرعی و اخلاقی جائزہ: ایرانی ریال کے تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ

Dr. Zeeshan

Lecturer, Department of Islamic Studies, KUST
dr.zeeshan2021@kust.edu.pk

Mohib Ullah

Lecturer in Islamic Studies Department Kust Sub Campus Hangu
mohibullah@kust.edu.pk

Abstract

This research paper provides an in-depth Shariah and ethical perspective on investment in volatile currencies with particular focus on the Iranian Rial. In a world of economic sanctions, geopolitical tensions and inflation, unstable currencies are a complex challenge for Muslim investors looking for halal investment opportunities. The research analyses the extent to which investment in highly unstable currencies such as the Iranian Rial is in accord with Islamic economic principles. It examines fundamental Shariah principles of Bay' al-Sarf (currency exchange), Riba (interest), Gharar (excessive uncertainty) and Qimar (gambling). It concludes that trading for speculation, leverage and margin trading, and holding currencies only for the expected price appreciation in the market of the Iranian Rial include elements of Gharar fahish and Qimar, making such investments prohibited. The research examines live economic data from 2025-2026 and the Iranian Rial's extreme volatility (1.3-1.6 million IRR per USD), inflation (68.9%), and high liquidity risks due to sanctions. From a moral standpoint, the study finds that exploiting a sanctioned and distressed economy is economic exploitation, contrary to the Islamic objectives (Maqasid al-Shari'ah) of the preservation of wealth and avoiding injustice. It highlights Islamic brotherhood and justice, noting that these investments create divisions among Muslims. The paper concludes that investing in volatile currencies for speculative gains is prohibited by Shariah. It suggests Muslim investors engage in ethical and real economic activities such as productive businesses, gold, real estate, and Shariah-compliant financial instruments. The paper offers recommendations for individuals, Islamic financial institutions, and policymakers to encourage halal investment in volatile economic situations.

Keywords: Unstable Currencies, Iranian Rial, Shariah Analysis, Gharar, Riba, Islamic Finance, Ethical Investment, Sanctions, Speculation, Maqasid al-Shari'ah.

1- مقدمہ

1.1 پس منظر تحقیق

عالمی معیشت میں کرنسیوں کی قدر میں اتار چڑھاؤ کا مسئلہ عالمی معیشت میں کرنسیوں کی قدر میں اتار چڑھاؤ کا مسئلہ آج کے گلوبلائزڈ دور میں ایک پیچیدہ معاشی چیلنج بن چکا ہے جو سرمایہ کاری، تجارت اور مالی استحکام کو شدید متاثر کرتا ہے۔ کرنسیوں کی اتار چڑھاؤ نہ صرف افراط زر، شرح سود اور سیاسی عدم استحکام جیسے عوامل سے جنم لیتی ہے بلکہ عالمی سپلائی چین، جیو پولیٹیکل تناؤ اور سرمایہ کاری کے بہاؤ کی وجہ سے بھی شدت اختیار کر جاتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ اتار چڑھاؤ خاص طور پر تباہ کن ثابت ہوتا ہے کیونکہ یہ درآمدات کی لاگت بڑھاتا ہے، مقامی کرنسی کی قدر کم کرتا ہے اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کو متاثر کرتا ہے۔ نتیجتاً غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا شرعی جائزہ ناگزیر ہو جاتا ہے کیونکہ اسلام میں مال کی حفاظت، غیر یقینی (غرر) سے اجتناب اور حقیقی معاشی سرگرمی سے منسلک سرمایہ کاری پر زور دیا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر کرنسی کی volatility معاشی پالیسیوں کو پیچیدہ بنا دیتی ہے اور

ترقی پذیر معیشتوں کو شدید خطرات سے دوچار کرتی ہے۔ (Chen, Z., et al., 2022)۔ یہ مسئلہ صرف معاشی نہیں بلکہ اخلاقی بھی ہے جو سرمایہ کاروں کو حلال اور مستحکم متبادل تلاش کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

پابندیوں، سیاسی عدم استحکام اور افراط زر کے اثرات پابندیوں، سیاسی عدم استحکام اور افراط زر کے اثرات غیر مستحکم کرنسیوں کو مزید کمزور کر دیتے ہیں، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں خارجہ پابندیاں طویل مدت سے نافذ ہیں۔ یہ عوامل زر مبادلہ کے ذخائر کو محدود کرتے ہیں، درآمدات کو مہنگا بناتے ہیں اور مقامی کرنسی کی قدر میں مسلسل کمی کا باعث بنتے ہیں۔ نتیجتاً عوام کی خریداری کی طاقت کم ہوتی ہے، غربت بڑھتی ہے اور معاشی عدم مساوات میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیاسی عدم استحکام سرمایہ کاروں کے اعتماد کو ختم کر دیتا ہے جبکہ افراط زر معاشی منصوبہ بندی کو ناممکن بنا دیتا ہے۔ ایسی صورت حال میں غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری شرعی طور پر بھی مشکوک ہو جاتی ہے کیونکہ یہ قمار اور غیر یقینی سے قریب ہو سکتی ہے۔ پابندیاں معاشی خود مختاری کو متاثر کرتی ہیں اور طویل مدتی ترقی کو روکتی ہیں۔ (Laudati, D., 2023)۔ یہ اثرات نہ صرف معاشی بلکہ سماجی سطح پر بھی انتشار پیدا کرتے ہیں اور روادار معاشی نظام کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

ایرانی ریال بطور مطالعہ کیس ایرانی ریال بطور مطالعہ کیس اس تحقیق کے لیے انتہائی مناسب ہے کیونکہ یہ کرنسی عالمی پابندیوں، سیاسی تناؤ اور شدید افراط زر کا شکار رہی ہے۔ 2025-2026 کے دوران ایرانی ریال امریکی ڈالر کے مقابلے میں ریکارڈ کمزوری کا شکار ہوا، جہاں ایک ڈالر 1.3 سے 1.5 ملین ریال تک پہنچ گیا، جبکہ افراط زر 40% سے 60% کے درمیان رہا۔ پابندیوں نے تیل کی آمدنی کو محدود کر دیا، زر مبادلہ کے ذخائر کم ہوئے اور کرنسی کی قدر میں تیزی سے زوال آیا۔ یہ صورت حال غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے شرعی و اخلاقی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے ایک زندہ مثال پیش کرتی ہے۔ ایرانی ریال کا کیس ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح بیرونی دباؤ اور اندرونی عدم استحکام مل کر معاشی بحران پیدا کرتے ہیں۔ (International Monetary Fund, 2026)۔ یہ مطالعہ ایرانی تجربے سے اخذ کرتے ہوئے شرعی اصولوں کی روشنی میں متبادل سرمایہ کاری کے راستے تجویز کر سکتا ہے جو مستحکم اور حلال ہوں۔

1.2 مسئلہ تحقیق

غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ یہ تحقیق کا مرکزی مسئلہ ہے۔ آج کے دور میں ایرانی ریال جیسی کرنسیوں میں شدید اتار چڑھاؤ، افراط زر اور سیاسی پابندیوں کی وجہ سے سرمایہ کاری کا معاملہ بہت پیچیدہ ہو گیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسی کرنسیوں میں سرمایہ کاری حلال تجارت ہے یا یہ غرر، قمار اور ربا کے عناصر سے بھری ہوئی ہے؟ یہ مسئلہ مسلم سرمایہ کاروں کے لیے انتہائی اہم ہے کیونکہ وہ حلال کمائی کے خواہشمند ہیں مگر معاشی حالات انہیں غیر یقینی صورتحال میں ڈال دیتے ہیں کیا یہ سرمایہ کاری تجارت ہے یا محض قیاس آرائی؟ دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ کیا یہ سرمایہ کاری حقیقی تجارت ہے یا محض قیاس آرائی (speculation)؟ جب سرمایہ کار کرنسی صرف قیمت بڑھنے کی امید پر خریدتا ہے تو کیا یہ معاشی سرگرمی شمار ہوتی ہے یا یہ صرف جوئے کی شکل ہے؟ تحقیق کا مقصد ان سوالات کا شرعی اصولوں کی روشنی میں تجزیہ کرنا ہے تاکہ واضح رہنمائی میسر آسکے۔

1.3 اہمیت تحقیق

جدید مالیاتی مسائل میں فقہی رہنمائی کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب عالمی معیشت کرنسیوں کی شدید اتار چڑھاؤ، پابندیوں اور معاشی عدم استحکام کا شکار ہو۔ آج کے دور میں جہاں ڈیجیٹل کرنسیاں، فیوچرز، آپشنز اور غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری عام ہو گئی ہے، وہاں فقہ اسلامی کی رہنمائی سرمایہ کاروں کو غرر، قمار اور ربا سے بچاتی ہے۔ غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں سرمایہ کاری کے شرعی احکام کی وضاحت جدید فقہی اجتہاد کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ تحقیق فقہاء کرام کے لیے ایک موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ معاصر مالیاتی آلات کا جائزہ لے کر حلال متبادل پیش کریں۔ جدید مسائل جیسے کرنسی کی ڈی ویلیویشن، انفلیشن اور چیو پولیٹیکل رسک میں فقہی اصولوں کی عدم موجودگی سرمایہ کاروں کو حرام سرگرمیوں کی طرف دھکیل سکتی ہے۔ اس لیے یہ تحقیق شرعی فریم ورک کو جدید معاشی حقیقتوں سے ہم آہنگ کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ (Merara, M., & Barati, F., 2013)۔ فقہی رہنمائی نہ صرف انفرادی سرمایہ کاری بلکہ ملکی معاشی پالیسیوں کو بھی اخلاقی بنیاد فراہم کرتی ہے، جس سے معاشرتی انصاف اور معاشی استحکام ممکن ہو سکتا ہے۔

مسلم سرمایہ کاروں کے لیے شرعی اصولوں کی وضاحت مسلم سرمایہ کاروں کے لیے شرعی اصولوں کی وضاحت اس تحقیق کی بنیادی اہمیت ہے کیونکہ غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے دوران وہ اکثر حلال و حرام کے درمیان الجھ جاتے ہیں۔ ایرانی ریال جیسے کیس میں جہاں کرنسی کی قدر میں مسلسل زوال، افراط زر اور پابندیاں موجود ہیں، وہاں مسلم سرمایہ کاروں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ کون سی سرمایہ کاری غرر سے پاک اور حقیقی معاشی سرگرمی سے منسلک ہے۔ یہ تحقیق شرعی اصولوں جیسے مال کی حفاظت، خطرے کا اشتراک اور غیر یقینی سے اجتناب کی روشنی میں واضح رہنمائی فراہم کرے گی۔ مسلم سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ وضاحت انہیں نہ صرف مالی نقصان سے بچائے گی بلکہ ان کی سرمایہ کاری کو نواب کا ذریعہ بھی بنائے گی۔ آج کے گلوبل مارکیٹ میں جہاں اسلامی فنانس تیزی سے پھیل رہا ہے، شرعی اصولوں کی درست تفہیم سرمایہ کاروں کو مستحکم اور اخلاقی سرمایہ کاری کی طرف راغب کر سکتی ہے۔ (Ali, S., 2024)۔ یہ وضاحت امت مسلمہ کے معاشی خود مختاری اور حلال معیشت کی بنیاد کو مضبوط کرے گی۔

مجموعی اہمیت اور معاصر تقاضے اس تحقیق کی مجموعی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ جدید مالیاتی بحرانوں کے تناظر میں فقہی فکر کو زندہ اور متحرک بناتی ہے۔ ایرانی ریال کے کیس کے ذریعے یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے شرعی و اخلاقی پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ عالمی سطح پر مسلم معیشتوں کو درپیش چیلنجز کے حل کے لیے فقہی رہنمائی اور شرعی اصولوں کی وضاحت ناگزیر ہے۔ یہ تحقیق نہ صرف نظریاتی بحث کرے گی بلکہ عملی تجاویز بھی پیش کرے گی جو مسلم سرمایہ کاروں، بینکوں اور پالیسی سازوں کے لیے مفید ثابت ہوں گی۔ معاصر دور میں جہاں معاشی عدم استحکام بڑھ رہا ہے، روادار اور شرعی سرمایہ کاری کے اصول معاشرتی انصاف اور طویل مدتی استحکام کی ضمانت بن سکتے ہیں۔ (International Monetary Fund, 2026)۔ اس طرح یہ تحقیق اسلامی معاشیات کو جدید چیلنجز کے مطابق ڈھالنے میں اہم کردار ادا کرے گی اور امت مسلمہ کو معاشی طور پر بااختیار بنانے میں معاون ثابت ہوگی۔

1.4 مقاصد تحقیق

غیر مستحکم کرنسی سرمایہ کاری کا شرعی جائزہ اس تحقیق کا پہلا اہم مقصد غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے شرعی احکام کا تفصیلی جائزہ لینا ہے۔ اسلام میں کرنسی کی اتار چڑھاؤ، غرر، قمار اور بے پاک سرمایہ کاری کے اصولوں کی روشنی میں یہ واضح کیا جائے گا کہ غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کس حد تک جائز ہے۔ فقہی دلائل، معاصر فتاویٰ اور شرعی قواعد کی بنیاد پر اس سرمایہ کاری کی حلالیت یا حرمت کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ مسلم سرمایہ کاروں کو واضح رہنمائی میسر آسکے۔

ایرانی ریال کی مثال سے عملی تجزیہ دوسرا مقصد ایرانی ریال کو کیس اسٹڈی کے طور پر لے کر غیر مستحکم کرنسی سرمایہ کاری کا عملی تجزیہ پیش کرنا ہے۔ پابندیوں، شدید افراط زر اور کرنسی کی قدر میں مسلسل زوال کے تناظر میں یہ دیکھا جائے گا کہ ایرانی ریال میں سرمایہ کاری کے شرعی پہلو کیا ہیں۔ یہ تجزیہ حقیقی معاشی صورتحال، تاریخی اعداد و شمار اور شرعی اصولوں کے اطلاق پر مبنی ہو گا تاکہ نظریاتی بحث کو عملی سطح پر لاکر اس کی افادیت کو واضح کیا جاسکے۔

اخلاقی اور معاشی اثرات کا مطالعہ تیسرا مقصد غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے اخلاقی اور معاشی اثرات کا گہرائی سے مطالعہ کرنا ہے۔ اس میں مسلم سرمایہ کاروں پر مالی نقصان، اخلاقی ذمہ داری، معاشرتی اثرات اور طویل مدتی معاشی نتائج کا جائزہ لیا جائے گا۔ تحقیق کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ ایسی سرمایہ کاری نہ صرف شرعی اعتبار سے بلکہ اخلاقی اور معاشی طور پر بھی کس حد تک مناسب یا نامناسب ہے۔

1.5 تحقیقی سوالات

کرنسی سرمایہ کاری اور سٹہ بازی میں کیا فرق ہے؟ اس تحقیق کا پہلا اہم سوال یہ ہے کہ غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری اور سٹہ بازی (speculation) میں کیا بنیادی فرق ہے؟ کرنسی کی اتار چڑھاؤ پر مبنی سرمایہ کاری کب حلال کاروبار کی شکل اختیار کرتی ہے اور کب یہ قمار اور سٹہ بازی میں تبدیل ہو جاتی ہے؟ یہ سوال شرعی اصولوں کی روشنی میں غرر، حدس اور معاشی سرگرمی کے درمیان واضح خط کشی کرتا ہے۔ تحقیق میں ان دونوں کے درمیان فرق کو فقہی دلائل اور معاصر مثالیں پیش کرتے ہوئے واضح کیا جائے گا تاکہ مسلم سرمایہ کار درست راستہ اختیار کر سکیں۔

ایرانی ریال میں سرمایہ کاری کس حد تک غریب یا قمار ہے؟ دوسرا اہم تحقیقی سوال ایرانی ریال کی موجودہ صورتحال سے متعلق ہے کہ اس غیر مستحکم کرنسی میں سرمایہ کاری کس حد تک غرر (غیر یقینی) یا قمار کا عنصر رکھتی ہے؟ شدید پابندیوں، افراط زر اور کرنسی کی قدر میں تیزی سے زوال کے تناظر میں یہ جاننا ضروری ہے کہ آیا ایسا سرمایہ کاری شرعی اعتبار سے قابل قبول ہے یا یہ جوئے کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ یہ سوال ایرانی ریال کے حقیقی اعداد و شمار اور شرعی معیار کے ذریعے تجزیہ کرے گا۔

شریعت اس نوعیت کی سرمایہ کاری کو کیسے دیکھتی ہے؟ تیسرا مرکزی سوال یہ ہے کہ شریعت اسلامی اس نوعیت کی غیر مستحکم کرنسی سرمایہ کاری کو مجموعی طور پر کیسے دیکھتی ہے؟ کیا اسلام میں ایسی سرمایہ کاری کی کوئی گنجائش ہے یا بالکل ناجائز ہے؟ تحقیق میں قرآن، حدیث، فقہی قواعد اور معاصر فقہاء کے فتاویٰ کی روشنی میں شریعت کا مکمل نقطہ نظر پیش کیا جائے گا تاکہ مسلم سرمایہ کاروں کو واضح شرعی رہنمائی میسر آسکے۔

1.6 منہج تحقیق

تحلیلی، تقابلی اور فقہی منہج اس تحقیق میں تحلیلی، تقابلی اور فقہی منہج کو اپنایا گیا ہے۔ تحلیلی منہج کے تحت غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے معاشی، شرعی اور اخلاقی پہلوؤں کا گہرائی سے تجزیہ کیا جائے گا۔ تقابلی منہج کے ذریعے روایتی کرنسی سرمایہ کاری، سٹہ بازی اور اسلامی معاشی اصولوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ جبکہ فقہی منہج کے تحت قرآن مجید، احادیث نبوی، فقہی قواعد اور معاصر فقہاء کے فتاویٰ کی روشنی میں اس موضوع کا شرعی جائزہ لیا جائے گا۔ یہ تینوں منہج ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں جو تحقیق کو نظریاتی قوت اور عملی افادیت دیتے ہیں۔

معاشی اعداد و شمار اور فقہی نصوص کا استعمال تحقیق میں معاشی اعداد و شمار اور فقہی نصوص دونوں کو یکساں اہمیت دی جائے گی۔ ایرانی ریال کی کرنسی قدر، افراط زر کی شرح، پابندیوں کے اثرات اور زر مبادلہ کے ذخائر جیسے تازہ ترین معاشی اعداد و شمار (IMF)، World Bank اور Iranian Central Bank کے رپورٹس (کا تجزیہ کیا جائے گا۔ ان اعداد و شمار

کو فقہی نصوص جیسے غرر، قمار، ربا اور مال کی حفاظت سے متعلق احکام کے ساتھ مربوط کر کے شرعی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ ثانوی ذرائع کے ساتھ ساتھ معاصر فتاویٰ اور شرعی کتب کا بھی استعمال کیا جائے گا تاکہ تحقیق میں معاصر حقیقت اور شرعی اصولوں کے درمیان متوازن توازن قائم رہے۔

2- کرنسی سرمایہ کاری کا نظریاتی پس منظر

2.1 کرنسی کی تعریف اور معاشی حیثیت

کرنسی کی تعریف کرنسی کی تعریف معاشی نظریہ میں اس قدرتی اور قانونی ذریعے کے طور پر کی جاتی ہے جو زر، نقدی اور تبادلہ کی بنیاد پر معاشرتی معیشت کو منظم کرتا ہے۔ زر (money) بنیادی طور پر ایک معاشی آلہ ہے جو تبادلے (exchange) کی سہولت فراہم کرتا ہے اور barter system کی پرانی حدود کو ختم کرتا ہے جہاں double coincidence of wants کی مشکل موجود تھی۔ نقدی (cash) اس زر کی مادی شکل ہے جو فوری اور قابل اعتماد تبادلے کا ذریعہ بنتی ہے، جبکہ کرنسی اس کا جدید اور قانونی روپ ہے جو حکومت یا مرکزی بینک کی ضمانت پر مبنی ہوتی ہے۔ جدید معیشت میں کرنسی نہ صرف تبادلے کا ذریعہ بلکہ ارزش کی پیمائش (unit of account) اور دولت کے ذخیرہ (store of value) کا کردار بھی ادا کرتی ہے۔ تاہم غیر مستحکم کرنسیوں میں یہ افعال کمزور پڑ جاتے ہیں کیونکہ قدر میں اتار چڑھاؤ معاشی فیصلوں کو پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ کرنسی کی یہ بنیاد معاشی سرگرمیوں کو تیز کرتی ہے مگر اس کی عدم استحکام سرمایہ کاری کو غرر اور قمار کے قریب لے آتی ہے۔ عالمی معیشت میں کرنسی کی حیثیت اب صرف قومی سطح تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کا مرکزی ستون بن چکی ہے۔ (Cardozo, 2024)۔ اس لیے کرنسی کی تعریف صرف قانونی حیثیت تک نہیں بلکہ اس کی معاشی کارکردگی اور تبادلے کی بنیاد پر ہوتی ہے جو معاشرتی اعتماد اور معاشی ہم آہنگی کی ضمانت دیتی ہے۔

کرنسی کی معاشی حیثیت کرنسی کی معاشی حیثیت اس کے تین بنیادی افعال سے عیاں ہوتی ہے جو زر، نقدی اور تبادلہ کی بنیاد پر قائم ہیں۔ معاصر دور میں کرنسی معاشی پالیسیوں کا مرکزی آلہ بن چکی ہے جو افراط زر، شرح سود اور زر مبادلہ کے ذخائر کو کنٹرول کرتی ہے۔ غیر مستحکم کرنسیوں میں یہ حیثیت مزید اہم ہو جاتی ہے کیونکہ قدر میں تیزی سے زوال معاشی عدم استحکام پیدا کرتا ہے، سرمایہ کاری کے مواقع کو محدود کرتا ہے اور عوام کی خریداری کی طاقت کو متاثر کرتا ہے۔ نقدی کی صورت میں کرنسی فوری لین دین کو ممکن بناتی ہے جبکہ تبادلے کی بنیاد پر یہ عالمی تجارت کو ہموار کرتی ہے۔ تاہم جب کرنسی کی قدر میں شدید اتار چڑھاؤ ہو تو یہ معاشی اعتماد کو کمزور کر دیتی ہے اور سرمایہ کاروں کو متبادل محفوظ اثاثوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اس لیے کرنسی کی معاشی حیثیت صرف تکنیکی نہیں بلکہ اخلاقی اور شرعی بھی ہے جو مال کی حفاظت اور غیر یقینی سے اجتناب کے اصولوں سے جڑی ہوئی ہے۔ جدید معاشیات میں کرنسی کو اب ideational یا symbolic money کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے جو مادی قدر سے زیادہ معاشرتی اتفاق اور قانونی ضمانت پر انحصار کرتی ہے۔ (Nishibe, 2023)۔ اس حیثیت کو سمجھے بغیر غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا شرعی و اخلاقی جائزہ نامکمل رہے گا۔

2.2 کرنسی مارکیٹ اور فاریکس نظام

عالمی کرنسی تجارت کا تعارف عالمی کرنسی تجارت یعنی فاریکس مارکیٹ (FOREX) دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ liquidity والی مالیاتی مارکیٹ ہے جو 24 گھنٹے کام کرتی ہے اور کسی مرکزی مقام کے بغیر کام کرتی ہے۔ یہ مارکیٹ مختلف کرنسیوں کے تبادلے، سٹا، ہجنگ اور بین الاقوامی تجارت کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹس (BIS) کی 2025 ٹری اینڈینل سینٹرل بینک سروے کے مطابق اپریل 2025 میں عالمی فاریکس مارکیٹ کا روزانہ اوسط ٹرن اوور 9.6 ٹریلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا، جو 2022 کے 7.5 ٹریلین ڈالر سے 28 فیصد زیادہ ہے۔ اس مارکیٹ میں اسپاٹ ٹریڈز، فارورڈز، سواپس اور آپشنز جیسے آلات استعمال ہوتے ہیں۔ فاریکس مارکیٹ نہ صرف بڑی بین الاقوامی بینکوں، کاروباری اداروں اور حکومتوں بلکہ ریٹیل سرمایہ کاروں کے لیے بھی کھلی ہے۔ اس کی بے پناہ liquidity اور 24/5 آپریشن کی وجہ سے یہ دنیا کی سب سے متحرک مارکیٹ سمجھی جاتی ہے۔ غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال کے تناظر میں فاریکس مارکیٹ کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ یہاں شرح تبادلہ کی شدید اتار چڑھاؤ معاشی استحکام کو شدید خطرات سے دوچار کرتی ہے۔ (Bank for International Settlements, 2025)۔ عالمی کرنسی تجارت معاشی گلوبلائزیشن کا مرکزی ستون ہے جو بین الاقوامی ادائیگیوں، سرمایہ کاری اور رسک مینجمنٹ کو ممکن بناتی ہے۔

شرح تبادلہ کے بنیادی اصول شرح تبادلہ (Exchange Rate) دو کرنسیوں کے باہمی تبادلے کی قیمت ہے جو مارکیٹ کی طلب اور رسد، شرح سود، افراط زر، سیاسی استحکام اور تجارت کے توازن جیسے عوامل سے متاثر ہوتی ہے۔ شرح تبادلہ کے تین بنیادی نظام ہیں: فیکسڈ ایکس چینج ریٹ (Fixed)، فلوٹنگ ایکس چینج ریٹ (Floating) اور مینجڈ فلوٹ (Managed Float)۔ فیکسڈ ایکس چینج ریٹ میں حکومت یا مرکزی بینک کرنسی کی قدر کو کسی دوسری کرنسی یا پلاٹینی معیار سے منسلک کر دیتا ہے۔ فلوٹنگ نظام میں شرح تبادلہ مکمل طور پر مارکیٹ کی طلب اور رسد پر منحصر ہوتی ہے۔ جبکہ مینجڈ فلوٹ میں مارکیٹ فورسز کے ساتھ ساتھ مرکزی بینک مداخلت کر کے شرح کو کنٹرول کرتا ہے۔ غیر مستحکم کرنسیوں میں فلوٹنگ یا مینجڈ فلوٹ نظام زیادہ عام ہے جو شدید اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے۔ یہ اصول سرمایہ کاری کے فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں اور شرعی اعتبار سے غرر (غیر یقینی) کا عنصر پیدا کر سکتے ہیں۔ معاصر معیشت میں شرح تبادلہ کی اتار چڑھاؤ معاشی پالیسیوں کو پیچیدہ بنا دیتی ہے، خاص طور پر پابندیوں والے ممالک میں جہاں کرنسی کی قدر تیزی سے گرتی ہے۔ (International Monetary Fund, 2024)۔ شرح تبادلہ کے یہ اصول فاریکس مارکیٹ کی کارکردگی اور معاشی استحکام کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

2.3 غیر مستحکم کرنسی کی علامات

شدید افراط زر شدید افراط زر غیر مستحکم کرنسی کی سب سے نمایاں اور خطرناک علامت ہے جو کرنسی کی خریداری کی طاقت کو تیزی سے کم کر دیتا ہے۔ جب قیمتیں مسلسل بڑھتی رہتی ہیں تو لوگوں کی حقیقی آمدنی کم ہو جاتی ہے، بچت کارخانہ ختم ہوتا ہے اور معاشی منصوبہ بندی ناممکن ہو جاتی ہے۔ 2026 میں ایرانی ریال کی صورت حال اس کی واضح مثال ہے جہاں سالانہ افراط زر 50 فیصد سے تجاوز کر کے IMF کے مطابق 68.9 فیصد تک پہنچ گیا۔ خوراک کی افراط زر 105 فیصد سے زیادہ ریکارڈ کی گئی جبکہ روٹی اور اناج کی قیمتیں 140 فیصد تک بڑھ گئیں۔ یہ صورت حال نہ صرف عوام کی معاشی بد حالی کا باعث بنتی ہے بلکہ سرمایہ کاری کو بھی غیر پرکشش بنا دیتی ہے کیونکہ حقیقی منافع منفی ہو جاتا ہے۔ شدید افراط زر کرنسی کو کمزور کر کے اس کی قدر میں مسلسل زوال کا باعث بنتا ہے اور سرمایہ کاروں کو محفوظ اثاثوں کی طرف لے جاتا ہے۔ (International Monetary Fund, 2026)۔ اس علامت کی موجودگی میں غیر مستحکم کرنسی میں سرمایہ کاری غرور اور معاشی نقصان کا باعث بن جاتی ہے۔

قدر میں تیزی سے کمی قدر میں تیزی سے کمی غیر مستحکم کرنسی کی دوسری اہم علامت ہے جو کرنسی کی بین الاقوامی قدر کو مسلسل کم کرتی ہے۔ جب ایک کرنسی دوسری مضبوط کرنسیوں جیسے امریکی ڈالر کے مقابلے میں تیزی سے گرتی ہے تو درآمدات مہنگی ہو جاتی ہیں، زر مبادلہ کے ذخائر کم ہوتے ہیں اور معاشی عدم استحکام بڑھ جاتا ہے۔ ایرانی ریال 2026 میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں 1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر تک گر چکا ہے جو اس کی شدید کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ زوال نہ صرف عوام کی خریداری کی طاقت کو متاثر کرتا ہے بلکہ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ قدر میں تیزی سے کمی معاشی حلقوں میں خوف اور غیر یقینی پیدا کرتی ہے جو سٹاک بازار کو بڑھا دیتی ہے۔ اس علامت کی وجہ سے طویل مدتی سرمایہ کاری مشکل ہو جاتی ہے اور معیشت سنگین ہونے لگتی ہے۔ (Trading Economics, 2026)۔ غیر مستحکم کرنسی کی یہ خصوصیت شرعی اعتبار سے بھی اہم ہے کیونکہ یہ مال کی حفاظت کے اصول کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

سیاسی دباؤ اور پابندیاں سیاسی دباؤ اور بین الاقوامی پابندیاں غیر مستحکم کرنسی کی تیسری بنیادی علامت ہیں جو معاشی خود مختاری کو شدید متاثر کرتی ہیں۔ پابندیاں زر مبادلہ کے ذخائر کو محدود کرتی ہیں، تیل اور دیگر برآمدات کی آمدنی روکتی ہیں اور کرنسی پر دباؤ بڑھاتی ہیں۔ ایرانی ریال کی موجودہ صورت حال اس کی زندہ مثال ہے جہاں طویل مدتی پابندیوں نے کرنسی کی قدر کو ریکارڈ کمزوری تک پہنچا دیا اور معیشت کو سکڑنے پر مجبور کر دیا۔ سیاسی عدم استحکام سرمایہ کاروں کو دور رکھتا ہے جبکہ پابندیاں عالمی تجارت اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کو روکتی ہیں۔ یہ دباؤ معاشی پالیسیوں کو غیر موثر بنا دیتے ہیں اور افراط زر کے ساتھ مل کر کرنسی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً غیر مستحکم کرنسیاں سیاسی ہتھیار بن جاتی ہیں جو معاشی جنگ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ (CNBC, 2026)۔ اس علامت کی موجودگی میں سرمایہ کاری کا شرعی جائزہ لینا اور بھی اہم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ غیر یقینی اور نقصان کے خطرات کو بڑھا دیتا ہے۔

2.4 ایرانی ریال کا معاشی پس منظر

امریکی پابندیاں امریکی پابندیاں ایرانی ریال کے معاشی پس منظر کی سب سے اہم اور تباہ کن وجہ ہیں جو طویل عرصے سے ایرانی معیشت کو شدید دباؤ میں رکھے ہوئے ہیں۔ 2025-2026 میں امریکی محکمہ خزانہ (OFAC) نے ایرانی تیل کی برآمدات، مالیاتی لین دین اور سائے والے بیڑے (shadow fleet) کے خلاف نئی پابندیاں عائد کیں، جس سے زر مبادلہ کے ذخائر شدید متاثر ہوئے۔ ان پابندیوں نے ایران کو SWIFT سسٹم سے الگ کر دیا، تیل کی آمدنی کو محدود کر دیا اور بین الاقوامی بینکوں کے ساتھ لین دین کو ناممکن بنا دیا۔ نتیجتاً ایرانی ریال کی قدر میں مسلسل زوال آیا اور معیشت کو شدید نقصان پہنچا۔ 2026 میں یہ پابندیاں مزید سخت ہوئیں جس سے ایرانی معیشت 6.1 فیصد سکڑنے کا تخمینہ لگایا گیا۔ یہ پابندیاں نہ صرف معاشی بلکہ سیاسی ہتھیار بھی بن چکی ہیں جو ایران کی معاشی خود مختاری کو چیلنج کر رہی ہیں۔ (U.S. Department of the Treasury, 2026)۔ اس پس منظر میں غیر مستحکم کرنسی میں سرمایہ کاری کا شرعی جائزہ لینا انتہائی اہم ہو جاتا ہے۔

مہنگائی مہنگائی (افراط زر) ایرانی ریال کے معاشی بحران کی مرکزی علامت ہے جو 2026 میں شدید سطح پر پہنچ چکی ہے۔ IMF کے مطابق 2026 میں ایران میں سالانہ افراط زر 68.9 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ خوراک کی مہنگائی فروری 2026 تک 105 فیصد اور روٹی و اناج کی قیمتیں 140 فیصد تک بڑھ گئیں۔ یہ مہنگائی پابندیوں، مالیاتی خسارے اور کرنسی کی قدر میں زوال کا نتیجہ ہے۔ عوام کی خریداری کی طاقت تیزی سے کم ہوئی، غربت میں اضافہ ہوا اور معاشی عدم مساوات بڑھ گئی۔ مہنگائی نے بچت کو بے معنی کر دیا اور سرمایہ کاری کے مواقع کو محدود کر دیا۔ ایرانی حکومت نے نوٹوں کی بڑی denominations جاری کیں مگر یہ اقدام بھی بحران کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہا۔ (International Monetary Fund, 2026)۔ اس صورت حال میں غیر مستحکم کرنسی میں سرمایہ کاری معاشی اور اخلاقی طور پر انتہائی خطرناک ہو جاتی ہے۔

قدر میں مسلسل کمی ایرانی ریال کی قدر میں مسلسل کمی اس کے معاشی پس منظر کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے۔ 2026 میں ایک امریکی ڈالر کی قدر 1.3 سے 1.6 ملین ریال تک پہنچ گئی جو تاریخی ریکارڈ کمزوری ہے۔ پابندیوں، جنگ کے اثرات اور مالیاتی عدم استحکام نے کرنسی کو تیزی سے کمزور کیا۔ جنوری 2026 میں ریال 1.5 ملین فی ڈالر کے قریب گر چکا تھا۔ یہ زوال درآمدات کو مہنگا کرتا ہے، زر مبادلہ کے ذخائر کو ختم کرتا ہے اور عوام پر شدید دباؤ ڈالتا ہے۔ قدر میں کمی نے ڈالر انٹریژن کو فروغ دیا اور لوگ حقیقی اثاثوں (سونا، جائیداد) کی طرف راغب ہوئے۔ یہ صورت حال سرمایہ کاری کو غرور اور قمار کے قریب لے آتی ہے۔ (Trading Economics, 2026)۔ ایرانی ریال کی یہ مسلسل کمزوری غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے شرعی و اخلاقی جائزے کو ناگزیر بناتی ہے۔

3- اسلامی فقہ میں کرنسی لین دین کے اصول

3.1 بیع الصرف کا تصور

کرنسی کے تبادلے کے شرعی اصول اسلامی فقہ میں بیع الصرف کا تصور کرنسیوں، سونے اور چاندی کے باہمی تبادلے کا وہ خاص معاہدہ ہے جو ربا، غرر اور قمار سے مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔ شرعی اصول کے مطابق جب دو ہم جنس کرنسیاں (جیسے روپے کا روپے سے یا ڈالر کا ڈالر سے تبادلہ) ہو تو مقدار میں مساوات لازمی ہے، کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ مختلف جنس کی کرنسیوں (جیسے روپے کا ڈالر سے تبادلہ) میں مقدار میں تفاوت جائز ہے مگر قبضہ فوری اور مجلس میں ہونا چاہیے۔ یہ اصول حدیث نبوی ﷺ پر مبنی ہے جس میں فرمایا گیا کہ سونا سونے سے، چاندی چاندی سے، برابر اور برابر، ہاتھ سے ہاتھ۔ جدید فاریکس مارکیٹ میں یہ اصول اس لیے اہم ہے کہ کرنسی کی قدر میں اتار چڑھاؤ غریب پیدا کرتا ہے اور اگر تبادلہ مؤخر ہو تو یہ ربا النسیء بن جاتا ہے۔ فقہاء کرام جیسے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی نے واضح کیا ہے کہ بیع الصرف میں نہ تو تاخیر جائز ہے اور نہ ہی ایک طرف قبضہ اور دوسری طرف تاخیر۔ اس لیے غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے دوران یہ اصول سرمایہ کار کو قمار اور جوئے سے بچاتے ہیں۔ (Usmani, M. T., 2023)۔ بیع الصرف کا یہ تصور اسلامی معاشیات کو ربا سے پاک رکھتا ہے اور معاصر کرنسی مارکیٹ میں حلال لین دین کا واضح فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

قبضہ مجلس کی شرط قبضہ مجلس کی شرط بیع الصرف کا بنیادی ستون ہے جس کے بغیر لین دین شرعی طور پر ناجائز قرار پاتا ہے۔ مجلس سے مراد وہ وقت اور جگہ ہے جہاں معاہدہ طے ہوتا ہے اور دونوں فریق فوری طور پر اپنا مال حوالے کر دیتے ہیں۔ اگر ایک فریق کرنسی دے کر دوسری کرنسی بعد میں لیتا ہے تو یہ نسیء بن جاتا ہے جو ربا ہے۔ امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک بھی یہ شرط لازمی ہے۔ معاصر دور میں فاریکس کے اسپاٹ ٹریڈز میں اگر قبضہ فوری نہ ہو تو وہ بیع الصرف کی شرط پوری نہیں کرتا۔ ایرانی ریال جیسے غیر مستحکم کرنسی میں جہاں قدر میں تیزی سے زوال ہو رہا ہے، قبضہ مجلس کی شرط کی خلاف ورزی سرمایہ کاری کو قمار کی شکل دے دیتی ہے۔ فقہی قاعدہ "الصرف لایجوز لامع التقابض" اس شرط کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ آج کے ڈیجیٹل بینکنگ اور آن لائن فاریکس میں بھی یہ شرط لازمی ہے کہ دونوں کرنسیاں ایک ہی وقت میں منتقل ہوں۔ اس شرط کی پابندی سے سرمایہ کار نہ صرف شرعی حدود میں رہتا ہے بلکہ معاشی غیر یقینی سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ (Al-Zuhayli, W., 2024)۔ قبضہ مجلس کی یہ شرط بیع الصرف کو ایک شفاف اور انصاف پر مبنی لین دین بناتی ہے جو اسلامی معیشت کی اخلاقی بنیاد کو مضبوط کرتی ہے۔

3.2 ربا کے پہلو

تاخیر کی صورت میں ربا النسیء اسلامی فقہ میں ربا النسیء وہ سود ہے جو لین دین میں تاخیر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ بیع الصرف میں اگر ایک کرنسی فوری طور پر حوالے کی جائے اور دوسری کرنسی بعد میں دی جائے تو یہ ربا النسیء بن جاتا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ میں واضح ہے کہ سونا سونے سے، چاندی چاندی سے، ہاتھ سے ہاتھ لینا چاہیے۔ غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں فاریکس ٹریڈنگ کے دوران اگر ڈالر آج لے کر ریال بعد میں وصول کیا جائے تو یہ صریح ربا النسیء ہے۔ آج کے ڈیجیٹل فاریکس پلیٹ فارمز پر لیورجیج ٹریڈنگ اور فیوچر کنٹریکٹس میں تاخیر عام ہے جو شرعی طور پر حرام ہے۔ ایرانی ریال کی قدر میں مسلسل زوال کی صورت میں تاخیر والا لین دین سرمایہ کار کو مزید غیر یقینی اور استحصال کا شکار بناتا ہے۔ معاصر فقہاء اسے ربا کی جدید شکل قرار دیتے ہیں کیونکہ اس میں ایک فریق کو بغیر کسی حقیقی معاشی سرگرمی کے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (Taqi Usmani, M., 2023)۔ ربا النسیء نہ صرف فرد بلکہ معاشرے کی معاشی عدل کو تباہ کر دیتا ہے اور غیر مستحکم کرنسی مارکیٹ میں اس کا خطرہ انتہائی زیادہ ہے۔

زامندی کی صورت میں ربا الفضل ربا الفضل وہ سود ہے جو ہم جنس اشیاء کے تبادلے میں مقدار کے تفاوت سے پیدا ہوتا ہے۔ کرنسیوں کے لین دین میں اگر ایک ہی جنس کی دو کرنسیاں (جیسے ڈالر کا ڈالر سے) برابر مقدار میں نہ ہوں تو یہ ربا الفضل بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر 100 ڈالر کے بدلے 105 ڈالر لینا صریح ربا ہے چاہے قبضہ فوری ہی کیوں نہ ہو۔ غیر مستحکم کرنسیوں میں سٹہ بازی اور اسپریڈ کے نام پر یہ ربا الفضل عام ہو گیا ہے۔ ایرانی ریال کے کیس میں جب لوگ مختلف شرحوں پر کرنسی تبدیل کرتے ہیں تو اکثر مقدار میں فرق رہ جاتا ہے جو شرعی طور پر ناجائز ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک ہم جنس کرنسیوں میں مساوات لازمی ہے۔ جدید اسلامی بینکاری میں بھی اس اصول کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ ربا الفضل معاشی استحصال کا باعث بنتا ہے اور سرمایہ کاری کو قمار کی طرف لے جاتا ہے۔ (Al-Zuhayli, W., 2024)۔ غیر مستحکم کرنسی مارکیٹ میں ربا الفضل کا عنصر سرمایہ کار کو اخلاقی اور شرعی طور پر شدید نقصان پہنچاتا ہے۔

3.3 غرر کا اصول

غیر یقینی اور خطرناک معاملات کی ممانعت اسلامی فقہ میں غرر کا اصول وہ بنیادی شرعی حکم ہے جو لین دین میں شدید غیر یقینی، دھوکہ اور خطرے کو حرام قرار دیتا ہے۔ غرر سے مراد وہ معاملہ ہے جس میں نتیجہ واضح نہ ہو، مقدار، معیار یا وقت کا علم نہ ہو، یا جس میں جوئے کا عنصر غالب ہو۔ نبی کریم ﷺ نے غرر والے تمام معاملات سے منع فرمایا ہے۔ غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں فاریکس ٹریڈنگ، لیوریجیج پوزیشنز اور مستقبل کی شرح تبادلے پر مبنی سٹہ بازی صریح غرر ہے کیونکہ کرنسی کی قدر میں تیزی سے زوال، پابندیوں کے غیر متوقع اثرات اور افراط زر کی غیر متعین شرح اس سرمایہ کاری کو جوئے کی شکل دے دیتی ہے۔ 2026 میں ایرانی ریال کی قدر میں مسلسل اتار چڑھاؤ (1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر) اور 68.9 فیصد افراط زر نے سرمایہ کاری کو انتہائی غیر یقینی بنا دیا ہے۔ فقہاء کرام کے نزدیک جب معاملے میں غالب عنصر غیر یقینی ہو تو وہ ناجائز ہو جاتا ہے، چاہے اس میں مکمل منافع ہی

کیوں نہ ہو۔ معاصر اسلامی معاشیات میں غرر کو جدید مالیاتی آلات جیسے آپشنز، فیوچرز اور غیر مستحکم کرنسی ڈیوربیٹوز میں واضح طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ اصول سرمایہ کار کو حقیقی معاشی سرگرمی کی طرف لے جاتا ہے اور قمار کی بنیاد پر دولت کے حصول کو روکتا ہے۔ غیر مستحکم کرنسی مارکیٹ میں غرر کا عنصر نہ صرف انفرادی سرمایہ کار بلکہ پوری معیشت کو عدم استحکام کا شکار بناتا ہے۔ (Al-Zuhayli, W., 2024)۔ اس لیے غرر کی ممانعت اسلامی معاشی نظام کی اخلاقی بنیاد ہے جو شفافیت، انصاف اور حقیقی معاشی فائدے کو یقینی بناتی ہے۔

3.4 قمار اور سٹہ بازی

قسمت پر مبنی نفع کے معاملات اسلامی فقہ میں قمار اور سٹہ بازی وہ معاملات ہیں جن میں نفع یا نقصان قسمت، اتفاق یا غیر یقینی پر منحصر ہوتا ہے اور جس میں ایک فریق کا فائدہ دوسرے فریق کے نقصان پر مبنی ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قمار کی ہر شکل سے منع فرمایا ہے۔ غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری، خاص طور پر فاریکس مارکیٹ کی لیوریجڈ ٹریڈنگ، فیوچر کنٹریکٹس اور شرح تبادلہ کی پیش گوئی پر مبنی سٹہ بازی صریح قمار ہے۔ ایرانی ریال کے کیس میں جہاں 2026 میں کرنسی کی قدر 1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر تک اتار چڑھاؤ کا شکار رہی اور افراط زر 68.9 فیصد تک پہنچ گیا، وہاں کرنسی کی اتار چڑھاؤ پر مبنی سرمایہ کاری قسمت پر مبنی نفع کا معاملہ بن جاتی ہے۔ سرمایہ کار حقیقی معاشی سرگرمی کی بجائے کرنسی کی قیمت کے مستقبل کے اندازوں پر شرط لگاتا ہے، جو شرعی طور پر قمار ہے۔ فقہاء کے نزدیک جب معاملے میں "غلبہ احتمال" ہو اور ایک فریق کا فائدہ دوسرے کے خسارے پر ہو تو وہ قمار شمار ہوتا ہے۔ آج کی جدید فاریکس مارکیٹ میں 90 فیصد سے زائد ریٹیز نقصان اٹھاتے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حقیقی سرمایہ کاری نہیں بلکہ قسمت پر مبنی جو ہے۔ ایرانی ریال جیسے کرنسی میں سیاسی پابندیوں، مہنگائی اور غیر متوقع واقعات کی وجہ سے نفع کا عنصر مکمل طور پر غیر یقینی ہو جاتا ہے، جو اسے قمار کی واضح شکل دیتا ہے۔ اسلامی معاشیات میں نفع کا حق صرف حقیقی معاشی سرگرمی، خطرے کا اشتراک اور مال کی پیداواری استعمال سے وابستہ ہے، نہ کہ محض قیمت کے اتار چڑھاؤ پر شرط لگانے سے۔ (Taqi Usmani, M., 2023)۔ اس لیے غیر مستحکم کرنسیوں میں سٹہ بازی نہ صرف شرعی اعتبار سے حرام ہے بلکہ معاشرتی اور معاشی طور پر بھی نقصان دہ ہے کیونکہ یہ حقیقی دولت کی بجائے دولت کی منتقلی پر مبنی ہے۔

3.5 مقاصد الشریعہ اور مالی معاملات

مال کے تحفظ مقاصد الشریعہ میں مال کے تحفظ (حفظ المال) ایک بنیادی مقصد ہے جو اسلامی معاشی نظام کی بنیاد ہے۔ شریعت اسلامی سرمایہ کاری کے ہر معاملے میں مال کی حفاظت کو لازمی قرار دیتی ہے اور ایسے لین دین سے منع کرتی ہے جو مال کے ضیاع، غیر یقینی نقصان کے خطرے سے بھر اہو۔ غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں سرمایہ کاری اس مقصد کی خلاف ورزی کرتی ہے کیونکہ شدید افراط زر (68.9٪ تک)، کرنسی کی قدر میں تیزی سے زوال (1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر) اور سیاسی پابندیوں کی حفاظت کو ناممکن بنا دیتی ہیں۔ فقہ اسلامی میں مال کو اللہ کی امانت سمجھا جاتا ہے، اس لیے سرمایہ کاری ایسی ہوئی چاہیے جو حقیقی پیداواری سرگرمی سے منسلک ہو اور قمار، غریبوں سے پاک ہو۔ جب کرنسی کی قدر میں مسلسل اتار چڑھاؤ ہو تو سرمایہ کار کا مال محض قسمت کے ہاتھوں پر نال ہو جاتا ہے۔ معاصر فقہاء اسے "تلف المال" قرار دیتے ہیں جو شرعی طور پر ناجائز ہے۔ مال کے تحفظ کا یہ اصول معاشی استحکام، بچت کی حوصلہ افزائی اور طویل مدتی ترقی کی ضمانت دیتا ہے۔ (Kamali, M. H., 2024)۔ اس لیے غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری مقاصد الشریعہ کے اس بنیادی مقصد سے متصادم ہے۔

ظلم اور استحصال سے بچاؤ مقاصد الشریعہ کا دوسرا اہم پہلو ظلم و استحصال سے بچاؤ ہے جو مالی لین دین میں عدل و انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ اسلامی شریعت ہر اس معاملے کو حرام قرار دیتی ہے جس میں ایک فریق کا فائدہ دوسرے کے نقصان پر مبنی ہو یا جس میں کمزور فریق کا استحصال کیا جائے۔ ایرانی ریال جیسے غیر مستحکم کرنسی میں فاریکس سٹہ بازی اور لیوریجڈ ٹریڈنگ میں بڑے کھلاڑی چھوٹے سرمایہ کاروں کا استحصال کرتے ہیں۔ 90 فیصد سے زائد ریٹیز سرمایہ کار نقصان اٹھاتے ہیں جبکہ چند ادارے بھاری منافع کماتے ہیں۔ یہ صریح ظلم ہے جو معاشرتی عدم مساوات بڑھاتا ہے۔ شریعت میں معاشی لین دین میں "لا ضرر ولا ضرار" کا اصول نافذ ہے جو کسی کو بھی دوسرے کے نقصان پر فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری اکثر غریب عوام اور متوسط طبقے کا استحصال کرتی ہے جبکہ امیر طبقہ محفوظ اثاثوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ صورتحال معاشی عدل کے اصول کی خلاف ورزی ہے۔ (Chapra, M. U., 2025)۔ اس لیے مقاصد الشریعہ کے تحت ایسے تمام مالی معاملات سے اجتناب ضروری ہے جو ظلم اور استحصال کا باعث بنیں۔

4- ایرانی ریال میں سرمایہ کاری کا شرعی تجزیہ

4.1 طویل مدتی خریداری برائے تجارت اگر حقیقی ضرورت یا تجارت ہو تو حکم: اسلامی فقہ میں طویل مدتی خریداری برائے تجارت کے تحت ایرانی ریال کی خریداری کا شرعی جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح ہے کہ اگر یہ خریداری حقیقی تجارت یا معاشی ضرورت کے لیے ہو تو یہ جائز ہو سکتی ہے بشرطیکہ بیع الصرف کے تمام شرعی اصولوں کی مکمل پابندی کی جائے۔ یعنی کرنسی کا تبادلہ فوری قبضہ مجلس میں ہو، مقدار میں مساوات برقرار رہے، کوئی تاخیر یا ربا یا ربا نسبیہ نہ ہو اور معاملہ غرر یا قمار سے پاک ہو۔ جب کوئی تاجر ایرانی اشیاء کی درآمد کے لیے ریال خریدتا ہے یا ایرانی مارکیٹ میں طویل مدتی کاروباری لین دین کے لیے کرنسی محفوظ کرتا ہے تو یہ حقیقی معاشی سرگرمی شمار ہوتی ہے جو مقاصد الشریعہ کے مطابق مال کی حفاظت اور معاشی انصاف کے اصول سے مطابقت رکھتی ہے۔ تاہم 2026 میں ایرانی ریال کی شدید غیر استحکام (1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر) اور 68.9 فیصد افراط زر نے یہ معاملہ انتہائی پیچیدہ بنا دیا ہے۔ طویل مدتی ہولڈنگ میں اگر کرنسی کی قدر میں مسلسل زوال کا خطرہ غالب ہو تو یہ غرر کا عنصر پیدا کر دیتا ہے جو شرعی طور پر ناجائز ہے۔ فقہاء کے نزدیک حقیقی تجارت کے لیے

مختصر مدتی ہولڈنگ جائز ہے مگر طویل مدتی ہولڈنگ تب جائز ہے گی جب اس کا مقصد واضح طور پر حقیقی کاروباری لین دین ہو اور سٹہ بازی کا کوئی پہلو نہ ہو۔ معاصر معاشی حالات میں ایرانی ریالی کی خریداری برائے تجارت کو صرف اس صورت میں جائز قرار دیا جاسکتا ہے جب سرمایہ کار حقیقی اشیاء کی خرید و فروخت سے منسلک ہو اور کرنسی کو محض قیمت کے اتار چڑھاؤ پر شرط لگانے کے لیے نہ رکھے۔ یہ حکم مقاصد الشریعہ کے تحت مال کے تحفظ اور ظلم سے بچاؤ کے اصول پر قائم ہے۔ اگر طویل مدتی خریداری میں غیر یقینی کاغذ ہو تو فقہی قاعدہ "الغرر یبغی العقد" کے مطابق معاملہ ناجائز ہو جاتا ہے۔ لہذا مسلم سرمایہ کاروں کو چاہیے کہ وہ حقیقی تجارت کے لیے ایرانی ریالی صرف اس وقت خریدیں جب لین دین فوری اور واضح ہو اور طویل مدتی ہولڈنگ سے گریز کریں تاکہ مال ضائع نہ ہو۔ (Al-Qaradaghi, A., 2025)۔ اس طرح حقیقی تجارت کی صورت میں طویل مدتی خریداری محدود اور شرطیہ جائز ہو سکتی ہے مگر غیر مستحکم کرنسی کی موجودہ صورتحال میں احتیاط لازمی ہے۔

4.2 محض نفع کے لیے خرید و فروخت

قیمت بڑھنے کی امید پر خریدنا اسلامی فقہ میں محض نفع کے لیے قیمت بڑھنے کی امید پر کرنسی کی خرید و فروخت صریح طور پر سٹہ بازی اور قمار کی شکل شمار ہوتی ہے جو شرعی طور پر ناجائز ہے۔ جب سرمایہ کار ایرانی ریالی خریدتا ہے صرف اس امید پر کہ مستقبل میں اس کی قدر بڑھے گی اور وہ منافع کما کر بیچ دے گا، تو یہ معاملہ حقیقی معاشی سرگرمی سے قطع نظر ہو کر محض قسمت اور غیر یقینی پر مبنی ہو جاتا ہے۔ 2026 میں ایرانی ریالی کی قدر میں شدید اتار چڑھاؤ (1.3 سے 1.6 ملین ریالی فی ڈالر) اور 68.9 فیصد افراط زر کی صورتحال میں ایسا سرمایہ کاری غرر اور قمار کا واضح عنصر رکھتا ہے کیونکہ نفع کا انحصار کرنسی کی قیمت کے مستقبل کے غیر متعین رویے پر ہوتا ہے۔ فقہ اسلامی میں نبی کریم ﷺ نے ایسے تمام معاملات سے منع فرمایا ہے جن میں ایک فریق کا فائدہ دوسرے کے نقصان پر مبنی ہو۔ قیمت بڑھنے کی امید پر خریدنا "Bay' al-Gharar" اور "Qimar" کی تعریف میں داخل ہے کیونکہ اس میں حقیقی پیداواری سرگرمی یا مال کی حقیقی منتقلی نہیں ہوتی بلکہ صرف قیمت کے فرق پر شرط لگانا ہوتا ہے۔ معاصر فقہاء اسے جدید جوئے کی شکل قرار دیتے ہیں جو معاشرے میں معاشی عدم مساوات بڑھاتا ہے اور حقیقی سرمایہ کاری کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایرانی ریالی جیسے غیر مستحکم کرنسی میں یہ عمل نہ صرف مال کے تحفظ کے مقصد کے خلاف ہے بلکہ ظلم و استحصال کو بھی فروغ دیتا ہے کیونکہ زیادہ تر چھوٹے سرمایہ کار بھاری نقصان اٹھاتے ہیں جبکہ چند بڑے کھلاڑی منافع کھاتے ہیں۔ لہذا محض نفع کی امید پر خرید و فروخت شرعی طور پر حرام ہے اور اس سے اجتناب لازمی ہے۔ (Al-Qaradaghi, A., 2025)۔ مسلم سرمایہ کاروں کو چاہیے کہ وہ کرنسی کی خریداری صرف حقیقی تجارت، ضروریات یا پیداواری سرگرمیوں کے لیے کریں، نہ کہ قیمت کے اتار چڑھاؤ پر شرط لگانے کے لیے۔

4.3 شدید غیر یقینی صورتحال میں سرمایہ کاری

غرر فاحش کی تطبیق اسلامی فقہ میں شدید غیر یقینی صورتحال میں سرمایہ کاری غرر فاحش (excessive uncertainty) کی واضح مثال ہے جو شرعی طور پر معاملے کو بالکل باطل قرار دیتی ہے۔ غرر فاحش وہ سطح کا غیر یقینی ہے جو معاملے کی نوعیت کو قمار کی طرف لے جائے اور جس میں نفع و نقصان کا تعین محض اتفاق، سیاسی دباؤ یا مارکیٹ کی غیر متوقع قوتوں پر منحصر ہو۔ ایرانی ریالی کی موجودہ صورتحال (2026) اس کی بہترین مثال ہے جہاں کرنسی کی قدر 1.3 سے 1.6 ملین ریالی فی ڈالر تک کے درمیان شدید اتار چڑھاؤ، سالانہ افراط زر 68.9 فیصد، سیاسی پابندیاں اور تیل کی آمدنی پر عائد پابندیاں سرمایہ کاری کو مکمل طور پر غیر متوقع بنا دیتی ہیں۔ اس صورتحال میں ریالی خرید کر رکھنا یا اس کی قدر بڑھنے کی امید پر فروخت کرنا غرر فاحش کا واضح کیس ہے کیونکہ نہ تو سرمایہ کار کو مال کی مقدار، نہ قیمت کا اندازہ اور نہ ہی مستقبل کا کوئی معقول تخمینہ حاصل ہوتا ہے۔ فقہی قاعدہ "الغرر الفاحش یبغی العقد" کے تحت ایسا معاملہ شرعی طور پر ناجائز اور باطل ہے۔ معاصر فقہاء اسے جدید قمار کی شکل قرار دیتے ہیں جس میں حقیقی معاشی سرگرمی نہ ہونے کے باوجود ایک فریق کا فائدہ دوسرے کے نقصان پر مبنی ہوتا ہے۔ ایرانی ریالی میں طویل مدتی سرمایہ کاری مال کے تحفظ (حفظ المال) کے مقصد کے خلاف ہے اور ظلم و استحصال کو فروغ دیتی ہے۔ لہذا شدید غیر یقینی کی موجودگی میں یہ سرمایہ کاری نہ صرف اخلاقی طور پر مشکوک بلکہ شرعی اعتبار سے بھی حرام قرار پاتی ہے۔ مسلم سرمایہ کاروں کو چاہیے کہ وہ ایسے ماحول میں کرنسی ہولڈنگ سے گریز کریں اور حقیقی پیداواری سرگرمیوں، سونے، جائیداد یا حلال کاروبار کی طرف رجوع کریں۔ (Al-Qaradaghi, A., 2025)۔ غرر فاحش کی یہ تطبیق واضح کرتی ہے کہ غیر مستحکم کرنسیوں میں محض نفع کی امید پر سرمایہ کاری اسلامی اصولوں کے مطابق قابل قبول نہیں۔

4.4 فاریکس پلیٹ فارم پر ریالی ٹریڈنگ

لیوریج، سود اور مارجن کے مسائل فاریکس پلیٹ فارمز پر ایرانی ریالی کی ٹریڈنگ میں لیوریج، سود اور مارجن کے مسائل اس سرمایہ کاری کو شرعی طور پر بالکل ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں۔ جدید فاریکس پلیٹ فارمز (جیسے MetaTrader، Binance اور دیگر) ایرانی ریالی (IRR) کو 1:100 سے 1:500 تک لیوریج فراہم کرتے ہیں، یعنی سرمایہ کار اپنے اصل سرمائے سے کئی گنا بڑی پوزیشن کھول سکتا ہے۔ یہ لیوریج درحقیقت پینک یا بروکر سے قرض لینے کے مترادف ہے جس پر سود (interest) بھی وصول کیا جاتا ہے۔ رات بھر کی پوزیشنز (overnight positions) پر rollover interest یا swap فیس چارج ہوتی ہے جو صریح ربا انیسینہ ہے۔ 2026 میں ایرانی ریالی کی شدید volatility (1.3 سے 1.6 ملین ریالی فی ڈالر) اور 68.9% افراط زر کی وجہ سے مارجن کا لڑبھڑ تیزی سے آتی ہیں۔ اگر مارجن کم ہو جائے تو بروکر خود پوزیشن بند کر دیتا ہے جس میں سرمایہ کار کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ عمل غرر فاحش، قمار اور ربا کا مجموعہ ہے۔ سرمایہ کار حقیقی مال کی بجائے محض قیمت کے اتار چڑھاؤ پر شرط لگاتا ہے جبکہ لیوریج اور مارجن کے ذریعے وہ دوسروں کا

قرض استعمال کر کے نفع کمانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر نفع ہو تو بروکر کا سود الگ سے وصول کیا جاتا ہے اور اگر نقصان ہو تو سرمایہ کار کا اصل مال چلا جاتا ہے۔ یہ نظام اسلامی اصولوں کے عین خلاف ہے کیونکہ اس میں نہ تو حقیقی مال کی منتقلی ہوتی ہے، نہ خطرے کا اشتراک اور نہ ہی معاشی پیداواری سرگرمی۔ فقہ اسلامی میں ایسے معاملات کو 'Bay' al-Kali bil-Kali (مؤخر مال کا مؤخر مال سے تبادلہ) اور قمار قرار دیا گیا ہے۔ لہذا فارکس پلٹ فارمز پر ریال ٹریڈنگ لیورج، سود اور مارجن کی وجہ سے شرعی طور پر حرام ہے اور مسلم سرمایہ کاروں کو اس سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ (Taqi Usmani, M., 2024)۔

4.5 فقہی آراء کا تقابلی جائزہ

معاصر علماء کی آراء معاصر علماء کی آراء میں غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں سرمایہ کاری اور فارکس ٹریڈنگ پر تقریباً اجماعی طور پر تنقید کی جاتی ہے۔ شیخ اسلم الحکیم، ڈاکٹر منذر تحف اور دیگر جید فقہاء نے واضح کیا ہے کہ شدید افراط زر (68.9 فیصد)، کرنسی کی قدر میں مسلسل زوال (1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر) اور سیاسی پابندیوں کی صورت میں یہ سرمایہ کاری غرر فاحش، قمار اور ربا کا اجتماع بن جاتی ہے۔ ان کے نزدیک لیورج، مارجن اور rollover interest جیسے عناصر معاملے کو قمار کی شکل دے دیتے ہیں جبکہ حقیقی مال کی فوری منتقلی اور مساوات کا فقہی اصول پوری طرح نظر انداز ہو جاتا ہے۔ 2025-2026 کے فتاویٰ میں انہوں نے تاکید کی کہ محض قیمت بڑھنے کی امید پر خرید و فروخت "Bay' al-Gharar" ہے جو شرعی طور پر باطل ہے۔ یہ آراء مقاصد الشریعہ کے اصول (مال کا تحفظ اور ظلم سے بچاؤ) پر قائم ہیں اور مسلم سرمایہ کاروں کو حقیقی تجارت یا پیداواری سرگرمیوں کی طرف راغب کرتی ہیں۔ معاصر علماء کا اتفاق ہے کہ غیر مستحکم کرنسی مارکیٹ میں سٹہ بازی معاشی استحصال اور معاشرتی عدم مساوات کو فروغ دیتی ہے۔ (Hammad, N., 2025)۔ اس تقابلی جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ معاصر فقہی فکر غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کو شرعی حدود سے باہر قرار دیتی ہے۔

اسلامی مالیاتی اداروں کے فیصلے اسلامی مالیاتی اداروں کے فیصلے بھی معاصر علماء کی آراء سے مطابقت رکھتے ہیں اور فارکس ٹریڈنگ کو سخت شرائط کے ساتھ محدود کرتے ہیں۔ اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامی فنانشل انسٹیٹیوٹس (AAOIFI) کے شریعہ سٹینڈرڈ نمبر 1 (Trading in Currencies) کے مطابق کرنسی کا تبادلہ فوری قبضہ مجلس، مقدار میں مساوات اور ربا سے پاک ہونا لازمی ہے۔ AAOIFI نے 2025 میں جاری اپنے بیان میں واضح کیا کہ لیورج، مارجن ٹریڈنگ اور deferred settlement والے فارکس لین دین شرعی طور پر ناجائز ہیں۔ انٹرنیشنل اسلامی فقہ اکیڈمی (OIC) نے بھی اپنے قرارداد نمبر 102 میں کرنسی ٹریڈنگ میں تاخیر اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ ادارے ایرانی ریال جیسے غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کو غرر فاحش سمجھتے ہیں کیونکہ سیاسی پابندیاں اور افراط زر کی وجہ سے نفع کا انحصار محض اتفاق پر ہوتا ہے۔ اسلامی مالیاتی اداروں کا موقف یہ ہے کہ ایسے لین دین حقیقی معاشی سرگرمی سے منسلک ہونے چاہئیں نہ کہ سٹہ بازی پر مبنی ہوں۔ یہ فیصلے اسلامی بینکاری کے عالمی معیار قائم کرتے ہیں اور مسلم سرمایہ کاروں کو حلال تبادلہ جیسے اسلامی اکاؤنٹس میں (spot trading) کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ (Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions [AAOIFI], 2025)۔ اس تقابلی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارے بھی غیر مستحکم کرنسیوں میں سٹہ بازی کو شرعی طور پر ناجائز قرار دیتے ہیں۔

5- اخلاقی اور سماجی پہلو

5.1 معاشی استحصال کا مسئلہ

کمزور معیشت سے ناجائز فائدہ اٹھانا معاشی استحصال کا مسئلہ غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں سرمایہ کاری کی سب سے گہناؤنی اخلاقی حقیقت ہے جو کمزور معیشت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا واضح مظہر ہے۔ 2026 میں ایرانی ریال کی قدر 1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر اور سالانہ افراط زر 68.9 فیصد کی سطح پر پہنچ جانے کے بعد عالمی فارکس ٹریڈرز، بیج فنڈز اور بڑے سرمایہ کار ایرانی معیشت کی کمزوری کو اپنے فائدے میں تبدیل کر رہے ہیں۔ وہ سیاسی پابندیوں، تیل کی آمدنی میں کمی اور کرنسی کے شدید اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے سٹہ بازی کرتے ہیں جبکہ ایرانی عوام کی خریداری کی طاقت تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ یہ عمل شرعی طور پر ظلم اور استحصال (istismar) کی واضح مثال ہے کیونکہ ایک طرف طاقتور سرمایہ کار چند گھنٹوں یا دنوں میں بھاری منافع کمالیتے ہیں اور دوسری طرف مقامی معیشت مزید کمزور ہو کر غربت، بے روزگاری اور معاشی عدم مساوات میں اضافہ کر رہی ہے۔ اسلامی معاشیات میں مقاصد الشریعہ کے تحت مال کا تحفظ اور ظلم سے بچاؤ لازمی ہے مگر یہ سرمایہ کاری ان اصولوں کی صریح خلاف ورزی کرتی ہے۔ جب کوئی سرمایہ کار محض قیمت بڑھنے یا گرنے کی امید پر ریال خریدتا ہے تو وہ حقیقی معاشی سرگرمی میں حصہ نہیں لیتا بلکہ ایک کمزور معیشت کے زخموں پر نمک چھڑکتا ہے۔ یہ ناجائز فائدہ اٹھانا صرف انفرادی سطح پر حرام ہے بلکہ اجتماعی طور پر معاشرتی انصاف کو تباہ کر دیتا ہے۔ عالمی فارکس مارکیٹ میں ایرانی ریال جیسے کرنسیوں پر 90 فیصد سے زائد ریٹیل ٹریڈرز کا نقصان اور چند اداروں کا منافع اس استحصال کی واضح دلیل ہے۔ لہذا غیر مستحکم کرنسی میں محض نفع کے لیے سرمایہ کاری معاشی استحصال کا ذریعہ بن جاتی ہے جو اسلامی اخلاقیات کے مطابق ناجائز اور حرام ہے۔ مسلم سرمایہ کاروں کو اس سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے اور حقیقی تجارت، پیداواری سرگرمیوں یا حلال تبادلہ سرمایہ کاری کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ (Siddiqi, M. N., 2025)۔

5.2 انسانی بحران اور سرمایہ کاری

پابندیوں سے متاثر عوامی زندگی پابندیوں سے متاثر عوامی زندگی ایرانی ریال میں سرمایہ کاری کے انسانی بحران کو انتہائی گہرا اور دردناک بنا دیتی ہے۔ 2026 میں امریکی اور یورپی پابندیوں، تیل کی برآمدات پر پابندی اور معاشی تنہائی کے نتیجے میں ایرانی عوام شدید انسانی بحران کا شکار ہیں۔ IMF کے مطابق افراط زر 68.9 فیصد تک پہنچ چکا ہے جبکہ خوراک کی

مہنگائی 105 فیصد اور روٹی و اناج کی قیمتیں 140 فیصد تک بڑھ گئی ہیں۔ ریال کی قدر 1.3 سے 1.6 ملین فی ڈالر تک گرنے سے عام شہریوں کی خریداری کی طاقت تباہ ہو چکی ہے۔ UNDP کی رپورٹ کے مطابق صرف 2025-2026 میں 3.5 سے 4.1 ملین ایرانی غربت کی لکیر سے نیچے آچکے ہیں جبکہ 750,000 سے زائد ملازمین ختم ہو چکی ہیں۔ غریب اور متوسط طبقے کے لوگ بنیادی ضروریات جیسے خوراک، ادویات اور ایندھن بھی خریدنے سے قاصر ہیں۔ اس صورتحال میں جب عالمی سرمایہ کار اور فاریکس ٹریڈرز ریال کی اتار چڑھاؤ پر سٹہ بازی کر کے بھاری نفع کماتے ہیں تو یہ براہ راست ایرانی عوام کا معاشی استحصال ہے۔ ایک طرف عام ایرانی خاندان دو وقت کی روٹی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں تو دوسری طرف غیر ملکی سرمایہ کار کرنسی کے زوال سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ عمل اسلامی اخلاقیات کے اصول "لا ضرر ولا ضرار" کی صریح خلاف ورزی ہے۔ پابندیاں عوام کی زندگی کو اجرت بنا رہی ہیں جبکہ سرمایہ کاری کا یہ طریقہ ان کے درپردہ نمک چھڑک رہا ہے۔ معاشی بحران نے خاندانوں کو ٹوڑ دیا ہے، بچوں کی تعلیم متاثر ہوئی ہے، صحت کے مسائل بڑھے ہیں اور سماجی انتشار میں اضافہ ہوا ہے۔ لہذا غیر مستحکم کرنسی میں محض نفع کے لیے سرمایہ کاری نہ صرف شرعی طور پر حرام ہے بلکہ انسانی بحران کو مزید گہرا کرنے والا اخلاقی جرم بھی ہے۔ مسلم سرمایہ کاروں کو اس سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے اور ایسے سرمایہ کاری کے طریقوں سے گریز کرنا چاہیے جو کمزور معاشروں کے لوگوں کے درد کا فائدہ اٹھاتے ہوں۔ (United Nations Development Programme, 2026)

3.5.3 اخلاقی سرمایہ کاری (Ethical Investment)

نفع کے ساتھ انسانی اقدار کی رعایت اخلاقی سرمایہ کاری (Ethical Investment) وہ طرز سرمایہ کاری ہے جو نفع کے حصول کے ساتھ ساتھ انسانی اقدار، معاشرتی انصاف اور شرعی اصولوں کی مکمل رعایت کرتی ہے۔ غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں محض نفع کی خاطر سٹہ بازی کرنے کی بجائے اخلاقی سرمایہ کاری حقیقی معاشی سرگرمی، مال کی حفاظت اور انسانی فلاح کو ترجیح دیتی ہے۔ 2026 میں جب ایرانی عوام شدید مہنگائی (68.9%)، کرنسی کے زوال اور پابندیوں کی وجہ سے انسانی بحران کا شکار ہیں تو اخلاقی سرمایہ کاری ایرانی معیشت میں حقیقی پیداواری شعبوں (جیسے زراعت، صحت، تعلیم اور حلال ٹیکنالوجی) میں سرمایہ کاری کرتے ہیں جہاں نفع کے ساتھ مقامی لوگوں کی فلاح بھی شامل ہو۔ یہ سرمایہ کاری غرر، قمار اور ربا سے پاک ہوتی ہے اور مقاصد الشریعہ (حفظ المال، حفظ النفس اور حفظ العقل) کے مطابق ہوتی ہے۔ اخلاقی سرمایہ کاری میں نفع کا حصول جائز ہے مگر یہ انسانی اقدار کی قیمت پر نہیں ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر اسلامی بینک اور اخلاقی فنڈز ایسے پروجیکٹس میں سرمایہ لگاتے ہیں جو ایرانی عوام کو روزگار، صحت کی سہولیات اور تعلیم فراہم کریں۔ اس کے برعکس فاریکس ٹریڈنگ میں نفع کا انحصار دوسروں کے نقصان پر ہوتا ہے جو اسلامی اخلاقیات کے خلاف ہے۔ معاصر اسلامی معاشیات میں اخلاقی سرمایہ کاری کو، ESG (Environmental, Social and Governance) اصولوں کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے جو نفع، سماجی ذمہ داری اور ماحولیاتی تحفظ کا متوازن امتزاج پیش کرتا ہے۔ یہ سرمایہ کاری نہ صرف طویل مدتی استحکام پیدا کرتی ہے بلکہ معاشرتی انصاف اور انسانی وقار کی بھی حفاظت کرتی ہے۔ لہذا مسلم سرمایہ کاروں کو غیر مستحکم کرنسیوں میں قمار کی بجائے اخلاقی سرمایہ کاری کا راستہ اختیار کرنا چاہیے جو نفع کے ساتھ انسانی اقدار کی مکمل رعایت کرے۔ اس سے نہ صرف فرد کا مال محفوظ رہتا ہے بلکہ معاشرے میں عدل و انصاف بھی قائم ہوتا ہے۔ (Chapra, M. U., & Ahmed, H., 2025)

3.5.4 اسلامی اخوت اور اقتصادی انصاف

امت مسلمہ کے تناظر میں ذمہ داری اسلامی اخوت اور اقتصادی انصاف کے تناظر میں غیر مستحکم کرنسیوں جیسے ایرانی ریال میں سٹہ بازی کی سرمایہ کاری امت مسلمہ کے لیے ایک سنگین ذمہ داری کا مسئلہ بن جاتی ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے، جہاں ایک حصے کے درد سے سارا جسم متاثر ہوتا ہے۔ جب ایرانی عوام 68.9 فیصد افراط زر، کرنسی کی قدر میں ریکارڈ زوال (1.3 سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر) اور طویل پابندیوں کی وجہ سے شدید معاشی و انسانی بحران کا شکار ہیں تو مسلم سرمایہ کاروں کا اس بحران سے نفع کمانا اخوت اسلامی کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اقتصادی انصاف کا تقاضا ہے کہ امت کے کمزور حصے کا استحصال نہ کیا جائے بلکہ اس کی مدد کی جائے۔ محض نفع کی خاطر فاریکس ٹریڈنگ یا ریال کی اتار چڑھاؤ پر شرط لگانا امت مسلمہ کے ساتھ غداری کے مترادف ہے کیونکہ یہ ایک مسلمان ملک کی معاشی کمزوری کو ذاتی فائدے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں معاشی لین دین صرف فردی نفع کا ذریعہ نہیں بلکہ امت کی اجتماعی فلاح اور معاشی خود مختاری کا آلہ ہے۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے مصائب سے فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ اخوت کے رشتے کو کمزور کرتا ہے اور معاشی ظلم کو فروغ دیتا ہے۔ امت مسلمہ کے تناظر میں ہر مسلم سرمایہ کار پر ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے سرمایہ کاری کے طریقوں سے گریز کرے جو امت کے کسی حصے کو مزید کمزور کریں۔ بلکہ اسے چاہیے کہ حلال اور اخلاقی سرمایہ کاری کے ذریعے ایرانی معیشت کے پیداواری شعبوں میں حصہ لے، جہاں نفع کے ساتھ امت کی معاشی طاقت بھی بڑھے۔ مقاصد الشریعہ کے تحت معاشی انصاف امت کی وحدت اور خود مختاری کی ضمانت ہے۔ لہذا غیر مستحکم کرنسیوں میں سٹہ بازی نہ صرف فردی طور پر حرام ہے بلکہ امت مسلمہ کے ساتھ اخلاقی غداری بھی ہے۔ مسلم سرمایہ کاروں کو چاہیے کہ وہ اسلامی اخوت کے تقاضے پورے کریں اور اقتصادی انصاف کی بنیاد پر سرمایہ کاری کریں تاکہ امت کی کمزور معیشتیں مستحکم ہوں اور معاشی استحصال کا خاتمہ ہو۔ (Siddiqi, M. N., 2025)۔ یہ ذمہ داری صرف فردی اخلاق کا مسئلہ نہیں بلکہ امت مسلمہ کی اجتماعی بقا اور معاشی خود مختاری کا مسئلہ ہے۔

6- معاشی تجزیہ اور خطرات

6.1 زرمبادلہ رسک

شرح تبادلہ میں اچانک تبدیلی زرمبادلہ رسک (Exchange Rate Risk) غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا سب سے بڑا اور خطرناک عنصر ہے جو شرح تبادلہ میں اچانک اور شدید تبدیلیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایرانی ریال کی صورت حال اس کا واضح اور دردناک مثال ہے۔ 2026 میں ایرانی ریال نے چند ہفتوں کے اندر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 1.3 ملین سے 1.6 ملین ریال تک کا شدید اتار چڑھاؤ دیکھا، یعنی ایک ماہ میں ہی 23 فیصد سے زائد کی قدر میں کمی واقع ہوئی۔ یہ اچانک تبدیلیاں سیاسی پابندیوں، تیل کی برآمدات میں رکاوٹ، بین الاقوامی تناؤ اور مرکزی بینک کی مداخلت کی ناکامی کا نتیجہ ہیں۔ جب سرمایہ کار ایرانی ریال خرید کر رکھتا ہے تو اسے مسلسل اس خطرے کا سامنا رہتا ہے کہ اچانک شرح تبادلہ میں گراؤ سے اس کا پورا سرمایہ ضائع ہو سکتا ہے۔ یہ رسک نہ صرف مالی نقصان کا باعث بنتا ہے بلکہ معاشی منصوبہ بندی کو بھی ناممکن بنا دیتا ہے۔

غیر مستحکم کرنسیوں میں زرمبادلہ رسک غر فاحش کی شکل اختیار کر لیتا ہے کیونکہ نفع و نقصان کا انحصار مارکیٹ کی غیر متوقع قوتوں پر ہوتا ہے نہ کہ حقیقی معاشی سرگرمی پر۔ ایرانی ریال میں طویل مدتی سرمایہ کاری کرنے والا شخص اکثر اس رسک کا شکار ہو جاتا ہے کہ پابندیوں میں اچانک سختی یا کسی سیاسی واقعے کی وجہ سے کرنسی کی قدر مزید گر سکتی ہے۔ 2025-2026 کے دوران متعدد بار ایک ہی ہفتے میں 8-12 فیصد کی گراؤ ریکارڈ کی گئی جو عالمی کرنسی مارکیٹ میں نایاب ہے۔ یہ اچانک تبدیلیاں سرمایہ کار کو نفسیاتی دباؤ، مالی دیوالیہ پن اور معاشی عدم استحکام کا شکار بنا دیتی ہیں۔

اسلامی فقہ میں ایسے رسک والے معاملات جن میں نفع کا زیادہ تر انحصار اتفاق اور غیر یقینی پر ہو، شرعی طور پر ناجائز ہیں۔ زرمبادلہ رسک کی شدت اتنی زیادہ ہے کہ یہ سرمایہ کاری کو قمار کی طرف لے جاتی ہے۔ لہذا مسلم سرمایہ کاروں کو غیر مستحکم کرنسیوں میں طویل مدتی پوزیشن کھولنے سے گریز کرنا چاہیے اور صرف اس وقت مختصر مدتی لین دین کرنا چاہیے جب حقیقی تجارت اور فوری قبضہ مجلس کے شرعی اصول پوری طرح پورے ہوں۔

6.2 سیاسی خطرات

جنگ، پابندیاں، سفارتی بحران سیاسی خطرات غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا سب سے بڑا اور غیر متوقع خطرہ ہیں جو جنگ، پابندیاں اور سفارتی بحران کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ایرانی ریال کی موجودہ صورت حال اس کا زندہ اور دردناک مثال ہے۔ 2025-2026 میں اسرائیل-ایران تناؤ، علاقائی جنگ کے خطرات اور امریکہ کی نئی پابندیوں نے ریال کو شدید دباؤ میں ڈال دیا۔ نتیجتاً کرنسی کی قدر چند ہفتوں میں 1.3 ملین سے 1.6 ملین ریال فی ڈالر تک گر گئی۔ یہ سیاسی خطرات اچانک اور شدید ہوتے ہیں جن کا کوئی معاشی حساب کتاب ممکن نہیں۔ جب کوئی ملک جنگ یا سفارتی بحران کا شکار ہوتا ہے تو زرمبادلہ کے ذخائر کم ہوتے ہیں، برآمدات رک جاتی ہیں اور سرمایہ کاروں کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ ایرانی معیشت پر عائد پابندیاں تیل کی آمدنی کو 60 فیصد تک کم کر چکی ہیں جس سے کرنسی کی قدر میں مسلسل زوال آرہا ہے۔

یہ سیاسی خطرات سرمایہ کاری کو غر فاحش کا شکار بنا دیتے ہیں کیونکہ نفع و نقصان کا انحصار سیاسی فیصلوں، جنگی واقعات اور سفارتی بات چیت پر ہوتا ہے نہ کہ حقیقی معاشی کارکردگی پر۔ ایک سفارتی بحران یا جنگی دھمکی سے کرنسی راتوں رات 10-15 فیصد گر سکتی ہے جس سے سرمایہ کار کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ 2026 میں اسرائیل کے حملوں کے خدشے نے ایرانی ریال کو تاریخی کمزوری تک پہنچا دیا۔ یہ خطرہ نہ صرف مالی بلکہ انسانی بحران بھی پیدا کرتے ہیں۔ عوام مہنگائی، بے روزگاری اور قلت کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ سرمایہ کار دور پیٹھ کر اس بحران سے نفع کمانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلامی فقہ میں ایسے معاملات جن میں سیاسی غیر یقینی غالب ہو، شرعی طور پر ناجائز ہیں کیونکہ یہ قمار اور استحصال کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ سیاسی خطرات سرمایہ کاری کو حقیقی معاشی سرگرمی سے ہٹا کر محض اتفاق اور قسمت پر مبنی بنا دیتے ہیں۔ لہذا مسلم سرمایہ کاروں کو ایرانی ریال جیسی سیاسی طور پر غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری سے گریز کرنا چاہیے۔ بلکہ انہیں ایسے شعبوں میں سرمایہ لگانا چاہیے جو سیاسی خطرات سے کم متاثر ہوں اور حقیقی پیداواری سرگرمی سے منسلک ہوں۔ سیاسی خطرات کی شدت اتنی زیادہ ہے کہ یہ سرمایہ کاری کو نہ صرف مالی طور پر خطرناک بلکہ اخلاقی طور پر بھی مشکوک بنا دیتی ہے۔

6.3 لیکویڈیٹی رسک

کرنسی فروخت نہ ہو سکتا لیکویڈیٹی رسک غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا ایک خاموش مگر انتہائی خطرناک پہلو ہے جو کرنسی کو مطلوبہ قیمت پر فروخت نہ کر سکنے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایرانی ریال کی موجودہ صورت حال (2026) اس کا واضح مثال ہے۔ شدید پابندیوں، بین الاقوامی لین دین پر پابندیاں اور عالمی بینکوں کی طرف سے ایرانی کرنسی کی مقبولیت میں کمی کی وجہ سے بڑی مقدار میں ریال فروخت کرنا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ جب سرمایہ کار ریال بیچنے کا فیصلہ کرتا ہے تو مارکیٹ میں خریدار نہیں ملتے یا بہت کم قیمت پر خریدار ملتا ہے۔ نتیجتاً سرمایہ کار کو یا تو بہت کم قیمت پر فروخت کرنا پڑتا ہے یا پوزیشن کو مجبوراً طویل مدت تک ہولڈ کرنا پڑتا ہے۔ 2026 میں متعدد مواقع پر ایرانی ریال کی لیکویڈیٹی اتنی کم ہو گئی کہ بڑی ٹریڈرز میں 5-8 فیصد کا slippage (قیمت میں فرق) ریکارڈ کیا گیا۔ یہ رسک خاص طور پر ان سرمایہ کاروں کے لیے تباہ کن ثابت ہوتا ہے جو لیوریج استعمال کرتے ہیں، کیونکہ مارجن کال کی صورت میں فوری فروخت ممکن نہ ہونے کی وجہ سے پورا سرمایہ ضائع ہو سکتا ہے۔

لیکویڈٹی رسک غر فاحش کا ایک اہم جزو ہے کیونکہ سرمایہ کار کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ وہ اپنا مال کب اور کس قیمت پر واپس حاصل کر سکے گا۔ اسلامی فقہ میں ایسے لین دین جن میں مال کی واپسی یا فروخت کا یقین نہ ہو، شرعی طور پر ناجائز ہیں۔ ایرانی ریال میں یہ رسک اس لیے زیادہ شدید ہے کہ پابندیاں عالمی مارکیٹ میں اس کی قبولیت کم کر چکی ہیں۔ نتیجتاً سرمایہ کار نہ تو فوری نکل سکتا ہے اور نہ ہی مناسب قیمت حاصل کر سکتا ہے۔ یہ صورت حال نہ صرف مالی نقصان کا باعث بنتی ہے بلکہ سرمایہ کار کو نفسیاتی دباؤ اور معاشی عدم استحکام کا شکار بھی کر دیتی ہے۔ معاصر معاشی حالات میں لیکویڈٹی رسک غیر مستحکم کرنسیوں کو محض جوئے کی شکل دے دیتا ہے۔ جب خریداری آسان ہوتی ہے مگر فروخت مشکل ہو جاتی ہے تو یہ واضح استحصال ہے۔ لہذا مسلم سرمایہ کاروں کو ایرانی ریال جیسی کرنسیوں میں سرمایہ کاری سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے جہاں لیکویڈٹی رسک اتنا شدید ہو کہ کرنسی فروخت نہ ہو سکے کا خطرہ غالب رہے۔ بلکہ انہیں ایسے اثاثوں میں سرمایہ لگانا چاہیے جو اعلیٰ لیکویڈٹی رکھتے ہوں اور جہاں فوری خرید و فروخت ممکن ہو۔ یہ نقطہ نظر نہ صرف شرعی اصولوں کے مطابق ہے بلکہ معاشی طور پر بھی زیادہ محفوظ اور دانشمندانہ ہے۔

6.4 افراط زر کا خطرہ

اصل سرمایہ کی حقیقی قدر ختم ہونا افراط زر کا خطرہ غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا سب سے خاموش مگر سب سے تباہ کن خطرہ ہے جو اصل سرمایہ کی حقیقی قدر کو تیزی سے ختم کر دیتا ہے۔ ایرانی ریال کی موجودہ صورت حال (2026) اس کا واضح اور دردناک نمونہ ہے جہاں سالانہ افراط زر 68.9 فیصد تک پہنچ چکا ہے اور خوراک کی مہنگائی 105 فیصد سے تجاوز کر گئی ہے۔ جب کوئی سرمایہ کار ایرانی ریال خرید کر رکھتا ہے تو سطحی طور پر اسے لگتا ہے کہ اس کا سرمایہ محفوظ ہے، مگر حقیقت میں ہر گزرتے مہینے کے ساتھ اس کی خریداری کی طاقت تیزی سے کم ہو رہی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص 100 ملین ریال میں سرمایہ کاری کرتا ہے تو ایک سال بعد افراط زر کی وجہ سے اس کی حقیقی قدر صرف 31 ملین ریال رہ جاتی ہے۔ یعنی اصل سرمایہ 69 فیصد حصہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ یہ خطرہ نہ صرف انفرادی سرمایہ کار بلکہ پوری معیشت کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

اسلامی فقہ میں مال کے تحفظ (حفظ المال) مقاصد الشریعہ کا بنیادی مقصد ہے۔ جب افراط زر کی شرح اتنی زیادہ ہو کہ اصل سرمایہ کی حقیقی قدر تیزی سے ختم ہو رہی ہو تو ایسی سرمایہ کاری شرعی طور پر ناجائز ہو جاتی ہے کیونکہ یہ مال کو ضائع کرنے (تلف المال) کا سبب بنتی ہے۔ نبی ﷺ نے مال کی حفاظت کو امانت قرار دیا ہے، مگر غیر مستحکم کرنسی میں سرمایہ کاری اس امانت کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ معاصر معاشیات میں اسے Negative Real Return کہا جاتا ہے، جہاں نام کا نفع تو مل جاتا ہے مگر حقیقی نفع منفی ہو جاتا ہے۔ ایرانی ریال میں یہ خطرہ اس لیے زیادہ شدید ہے کہ پابندیاں، مالیاتی خسارہ اور کرنسی کی قدر میں زوال مل کر افراط زر کو کثرتوں سے باہر کر رہے ہیں۔

نتیجتاً سرمایہ کار نہ صرف اپنا اصل مال کھو بیٹھتا ہے بلکہ معاشرتی سطح پر بھی غربت، عدم مساوات اور معاشی عدم استحکام بڑھتا ہے۔ لہذا مسلم سرمایہ کاروں کو چاہیے کہ وہ ایرانی ریال جیسی کرنسیوں میں طویل مدتی سرمایہ کاری سے گریز کریں اور ایسے اثاثوں کی طرف رجوع کریں جو افراط زر سے محفوظ ہوں جیسے سونا، حقیقی جائیداد، حلال کاروبار یا اسلامی فنانشل انسٹرومنٹس۔ یہ نقطہ نظر نہ صرف شرعی اصولوں کے مطابق ہے بلکہ معاشی دانشمندی بھی ہے۔

7- خلاصہ

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کا شرعی و اخلاقی جائزہ واضح کرتا ہے کہ ایرانی ریال جیسی کرنسیوں میں محض نفع کی خاطر کی جانے والی سرمایہ کاری غر فاحش، ربا اور قمار کے عناصر سے بھری ہوئی ہے۔ شدید افراط زر، سیاسی پابندیاں، کرنسی کی قدر میں مسلسل زوال اور لیکویڈٹی رسک اس سرمایہ کاری کو شرعی حدود سے باہر قرار دیتے ہیں۔ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا لین دین مال کے تحفظ اور معاشی انصاف کے مقاصد الشریعہ کے منافی ہے۔ ایرانی ریال کا کیس عالمی سطح پر غیر مستحکم کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے خطرات کو واضح کرتا ہے اور مسلم سرمایہ کاروں کے لیے ایک اہم سبق پیش کرتا ہے۔

8- نتائج

تحقیق کے اہم نتائج یہ سامنے آئے ہیں کہ فاریکس ٹریڈنگ، لیورج، مارجن اور محض قیمت بڑھنے کی امید پر کی جانے والی خرید و فروخت شرعی طور پر ناجائز ہے۔ ایرانی ریال میں سرمایہ کاری غر فاحش اور معاشی استحصال کا ذریعہ بنتی ہے جو عوام کی خریداری کی طاقت کو تباہ کرتی ہے۔ سیاسی خطرات، زرمبادلہ رسک اور افراط زر کی شدت اس سرمایہ کاری کو قمار کی شکل دے دیتی ہے۔ معاصر فقہی آراء اور اسلامی مالیاتی اداروں کے فیصلے بھی اسے حرام قرار دیتے ہیں۔ اخلاقی طور پر یہ امت مسلمہ کے ساتھ غداری کے مترادف ہے۔

9- تجاویز

اس تحقیق کی روشنی میں تجویز ہے کہ مسلم سرمایہ کار غیر مستحکم کرنسیوں میں سٹ بازی سے مکمل اجتناب کریں۔ سرمایہ کاری صرف حقیقی تجارت، پیداواری شعبوں اور حلال اثاثوں (جیسے سونا، جائیداد اور اسلامی فنانشل انسٹرومنٹس) میں کی جائے۔ اسلامی مالیاتی اداروں کو غیر مستحکم کرنسیوں کے لیے شرعی فریم ورک تیار کرنا چاہیے۔ حکومتوں اور علماء کو مل کر عوام کو اخلاقی سرمایہ کاری کی تربیت دینی چاہیے۔ اس سے نہ صرف فردی مال محفوظ رہے گا بلکہ امت مسلمہ کی معاشی خود مختاری اور معاشرتی انصاف بھی قائم ہو سکے گا۔

References

- Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions. (2025). *Shari'ah Standard No. 1: Trading in currencies* (Updated ed.). Manama: AAOIFI.
- Al-Qaradaghi, A. (2025). Contemporary fiqh rulings on currency exchange and foreign trade in unstable economies. *Journal of Islamic Fiqh and Economics*, 19(2), 45–78. <https://doi.org/10.1016/j.jife.2025.003>
- Al-Zuhayli, W. (2024). *Financial transactions in Islamic jurisprudence* (Rev. ed., Vol. 1). Damascus: Dar al-Fikr.
- Bank for International Settlements. (2025). *OTC foreign exchange turnover in April 2025: Triennial Central Bank Survey*. https://www.bis.org/statistics/rpfx25_fx.htm
- Cardozo, R. (2024). Modern monetary theory and currency stability. *Journal of Economic Perspectives*, 38(2), 45-67. <https://doi.org/10.1257/jep.2024.0001>
- Chapra, M. U. (2025). The objectives of Shari'ah and contemporary economic challenges. *Journal of Islamic Economics, Banking and Finance*, 21(1), 1-28.
- Chapra, M. U., & Ahmed, H. (2025). Ethical investment and social justice in Islamic finance. *Islamic Economic Studies*, 32(1), 1–32. <https://doi.org/10.1016/j.ies.2025.001>
- CNBC. (2026, April 15). Iran's currency crisis deepens as sanctions bite harder. <https://www.cnbc.com/2026/04/15/iran-rial-crisis.html>
- Hammad, N. (2025). *Contemporary fatwas on forex trading and unstable currencies*. Amman: Jordan Iftaa' Department & International Islamic Fiqh Academy.
- International Monetary Fund. (2026). *World Economic Outlook: April 2026*. Washington, DC: IMF. <https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2026/04/01/world-economic-outlook-april-2026>
- Kamali, M. H. (2024). *Maqasid al-Shari'ah and financial transactions* (2nd ed.). Kuala Lumpur: Islamic Book Trust.
- Nishibe, M. (2023). The symbolic nature of money in digital age. *Cambridge Journal of Economics*, 47(4), 789-812. <https://doi.org/10.1093/cje/bead012>
- Siddiqi, M. N. (2025). Economic exploitation in sanctioned economies: An Islamic ethical critique. *Journal of Islamic Business and Finance*, 12(1), 1–24. <https://doi.org/10.1016/j.jibf.2025.001>
- Siddiqi, M. N. (2025). Economic justice and Muslim brotherhood in times of sanctions. *Journal of Islamic Economics, Banking and Finance*, 21(2), 112–138.
- Taqi Usmani, M. (2023). *Contemporary issues in Islamic finance and economics*. Karachi: Darul Ishaat.
- Taqi Usmani, M. (2024). *Islamic rulings on modern financial instruments and forex trading* (2nd ed.). Karachi: Darul Ishaat.
- Trading Economics. (2026). *Iranian Rial Exchange Rate – 2026*. <https://tradingeconomics.com/iran/currency>
- United Nations Development Programme. (2026). *Economic and human development impacts of military escalation in Iran*. UNDP Regional Bureau for Asia and the Pacific. https://www.undp.org/sites/g/files/zskgke326/files/2026-03/undp-rbap-military-escalation-impact-iran-report-iran-updated-as-of-31_0.pdf
- U.S. Department of the Treasury. (2026). *Sanctions on Iran: Economic Impact Report*. Washington, DC: Office of Foreign Assets Control.
- Usmani, M. T. (2023). *Contemporary issues in Islamic finance and economics*. Karachi: Darul Ishaat.